رجسٹرڈ نمبر اے ۷۸۳

REGISTERED NO A 783



جلد ۱۱ نمبر ۳۹

مضامین غیر

پنجشنبہ ۱۴۔ اکتوبر ۱۹۲۶ء

کوئی عہدہ نہیں ملتا اگر ملتا تو کیا ہوتا

نمبر ۲

ماضی تمنائی کی گردان کے پروفیسر اور انکا دربار

(بہ سلسلہ اودھ پنچ مورخہ ۹ ستمبر ۱۹۲۶ء)

ح۔ جناب نے محکمہ پولیس کی اصلاح کے متعلق بھی کچھ سوچا ہے۔

پ۔ جی ہان ایک محکمہ پولیس بالائے پولیس قایم کرونگا جس مین تقرر کا یہ طریقہ ہوگا کہ جو شخص کسی پولیس والے کو بے ایمانی۔ رشوت ستانی۔ ستم رانی اور تمیس مارخانی کے جرایم مین موقوف کرائیگا اوسکو موقوف شدہ پولیس مین کی جگہ دیجائیگی اور اگر قید بھی کرائیگا تو میعاد قید کی مدت اوسکی مدت ملازمت مین شامل کرکے اوسکی تنخواہ قید کرانیوالے کو بطور انعام دیجائیگی جس کے لئے قیدی کا مال اسباب سرباز ار نیلام کیا جائیگا۔

ح۔ قربان اس روشن دماغی کے یہ انتظام ہوگیا تو پولیس کی سختیون کا ہمیشہ کے لئے چالان ہو جائیگا۔ اور ہان جناب یہ تو فرمایئے کہ موجودہ قانون قبضہ اراضی کے متعلق جناب نے کیا رائے قائم کی ہے!۔

پ۔ یہ کہ ہندوستانی رعایا بڑے بڑے جلسے کرکے معقول سے زیادہ چندہ جمع کرے اور اوس سے بڑے بڑے درخت تیار کرکے واضعین قانون کی ہمت افزائی کے میدان مین نصب کرے کیونکہ اس قانون نے کرورون روپیہ ہندوستانیونکا بچا دیا جو نوٹس بیدخلی کے پوسٹ کارڈ سے لیکر دخل دلانے تک بطور کورٹ فیس ادا کرنا پڑتا تھا۔

ح۔ اس مین شک نہین۔ لیکن بڑے بڑے درختونکا مطلب کچھ مین نہین آیا کہ ان سے کیا مراد ہے؟

پ۔ یہی مراد ہے کہ ڈالیان تو معمولی سی باتون پر بھی ہندوستانی پیش کرتے رہتے ہین اس غیر معمولی عنایت پر ڈالیون کی جگہ درخت نذر کیے جائین۔

ح۔ بھئی واللہ خوب کہی۔ لیکن آپ کے نزدیک اس قانون سے گورنمنٹ کو بہت نقصان ہوگیا؟

پ۔ جی ہان اور اس کے بعد موروثی کاشتکارون کو جن کے لئے مین نے مواد تیار کر لیا ہے جو بشرط حصول اختیارات وزارت پیشتر قانون قبضہ اراضی مین بطور ضمیمہ شامل کرادونگا جس کا منشا یہ ہے کہ ہر موروثی کاشتکار کالگان عزت کے اعتبار سے مالگذاری کا ہم حیثیت ہوگا اور کاشتکاران عزیز مخلصانہ اظہار تشکر مین اپنی قدردان گورنمنٹ کو زمیندار کا لگان ادا کرنے سے قبل اور مہاجن کا قرضہ دینے سے پہلے ہر ششماہی پر ایک رقم ادا کرینگے جو خرچ مالگذاری سے نصف ہوگی اور اس کا نام اعزازی ٹیکس ہوگا۔ اور بجا طور رعایت بالائے رعایت مدد یہ کی کثر حساب ہندوستان در دل کی مد مین موروثی کاشتکار پر ہمیشہ کے لئے معاف رہیگی مثلاً مالگذاری پچیس روپیہ سیکڑا ہے اور اس حساب سے اعزازی ٹیکس سترہ روپیہ آٹھ آنے ہوا تو صرف سولہ لئے جائینگے اور ۸ روپیہ کاشتکار عزیز نسلاً بعد نسل معاف رہینگے۔ یہ ہے وہ مناسب اور ترقی کش طریقہ جس سے کورٹ فیس کے نقصان کا نعم البدل ہو جائیگا۔

ح۔ تعجب ہے کہ گورنمنٹ ایسے قابل ترین شخص کی خدمات سے فائدہ نہین اٹھاتی۔ لیکن جب تک ان قابلیتون کا اظہار نہ ہو گورنمنٹ پر کیا اثر ہوسکتا ہے۔ کم سے کم اخبارون ہی مین ان قابل قدر دماغی کارگزاریون کی اشاعت ہونی چاہیئے۔ چنانچہ اسی خیرخواہانہ خیال سے مین نے ایک ہفتے کی روشن دماغی کے نتائج اودھ پنچ لکھنؤ مین شایع ہونیکے لئے بھیجدیئے ہین اور مجھے امید ہے کہ آپ میری اس کارروائی سے خوش ہونگے۔

پ۔ خوش ہونا کیا معنی مجھے تسلیم کرنا پڑا کہ دنیا بھر مین اگر کوئی شخص میری پیشکاری کی اہلیت رکھتا ہے تو واللہ وہ ذات صرف آپکی ہے۔

ح۔ قدردانی کا شکریہ۔ اور مجھے امید ہے کہ اودھ پنچ بھی جناب کی قدر افزائی سے محروم نہ رہیگا۔

پ۔ ہرگز نہین مین ایک دم سے اودھ پنچ کو ہندوستان بھر کے اخبارون اور رسالون کا چودھری بنا دونگا اور وہ خطاب دونگا جو خود اودھ پنچ اپنی انتہائی قوت پسندیدگی سے اپنے لئے تجویز کرے۔

پ۔ مین اودھ پنچ کی طرف سے شکریہ ادا کرتا ہون۔ مگر خطا معاف جو میرا مطلب ہے وہ مالی عزت افزائی سے تھا۔

پ۔ اس مین کلام ہے۔ اول تو یہ کہ اس عہد مین یہ باتین متروک ہوچکی ہین۔ دوسرے یہ کہ ہمارا کام لوگون کا احسان اور کام لائسنس دیدینا ہے نہ کہ شکار مہیا کرنا۔ یہ تو لائسنس دار کی قابلیت پر منحصر ہے۔ کہ وہ فاختہ مارے یا نیل گائے کا شکار کرے اور یا بغرض اظہار جوانمردی کے لئے شیر مارے۔ البتہ ایک بات ہم کرسکتے ہین اور وہ یہ ہے کہ جب کسی مضمون پر پبلک کو مقدمہ چلانا ہو تو دعوے سے قبل چودھری اودھ پنچ سے رجوع کرے اور ہر دعوے چودھری کی وساطت سے پیش ہو اور دعوی کی تجویز مین تجویز ایک اسیسر کی طرح چودھری سے بھی رائے لے۔ اس کے سوا ایک اور بھی ہوگی جس کے لئے مین قانون بنا دونگا کہ جو شخص بحیثیت خریدار یا نامہ نگار اپنے قلم سے اپنے نام کے ساتھ اعزازی القاب لکھے اوس پر اوس رقم سے دوچند جرمانہ ہو جو اودھ پنچ اوسکی نظم تذلیل کی تشہیر اور اشاعت مین اپنی جیب خاص سے خرچ کرے اور یہ جرمانہ معہ ایک خطائی حرف کے اودھ پنچ کو دیا جائے۔ خواہ وہ اعزازی القاب اودھ پنچ مین شایع ہونیکے لئے آئین خواہ کسی دوسرے اخبار یا رسالے مین جو ہندوستان سے شایع ہو کیونکہ جو شخص اپنی تعریف خود کرے اوسکو ہمیشہ ذلیل ہونا چاہئے۔

ح۔ درست ہے مگر یہ کاغذ کی ناؤ کب تک چلیگی وہ بھی ایک مخصوص پر جرمانہ ہونیکے بعد لوگون کو نصیحت ہوجائیگی۔

پ۔ اور آپ غالباً اس مد مین ایک مستقل صیغہ قائم کرنا چاہتے ہین۔

ح - جی اور کیا - فائدہ تو وہی ہے جو مستقل ہو۔

پ - اچھا تو ہم نے مانا کہ ٹیکس اور پڑیری کا امتحان قرار کرکے اوسکی سند اوڈیٹر اور ... کے اختیار میں دیدینگے مگر اس صورت میں لکھنؤ کی عدالتوں کو ... کی وصول شدہ اجرت اور ... کو سال بسال ... ٹیکس کے نصف میونسپلٹی فنڈ میں اور نصف ... بورڈ کے فنڈ میں داخل کرنی ہوگی۔

ح - یہی بات تو اچھی لگی ہے۔

پ - خیر تو میں اسکی تلافی اس طرح کر دونگا کہ ... انتخاب اور توجہ ... ہوگا۔

ح - بہر حال۔

پ - اور جناب ایک تجویز قانون میونسپلٹی کے متعلق کل دوپہر کو میری سمجھ میں آئی ہے وہ یہ کہ جو لوگ شہر میں کتے رکھتے پالتے ہیں اونکو فی کتا ... ادا کرنا ہوگا جو ... کوئی کتا اور کیا لی ہے۔ کیونکہ اگر یہ لوگ ان کتوں کی پرورش نہ کریں تو وہ یقیناً آوارہ کتوں کی طرح مارے مارے پھریں اور ... سے دام وصول کریں

ح - ظاہر جنگی کے موجودہ قانون سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جنگلی کتوں کی جان کی دشمن ہے اس لئے جو انکو مار ڈالتا ہے وہ انعام پاتا ہے اور جو اونکی پرورش کرتا ہے اوس پر جرمانہ ہوتا ہے۔ اور چونکہ میونسپلٹی کے ... زیادہ سے زیادہ وصول کرنا اور کم سے کم خرچ کرنا ... عبادت اور اپنے پاس سے خرچ کی ... اس لئے انعام سے زیادہ جرمانہ وصول کرنا ... مستقل ہے۔

پ - ... اصول پر کاربند رہنے کیلئے میں میونسپل ... میں اس دفعہ کو ... کر دونگا کہ ... کے نیچے ... جائے پالنا اور ممبروں کو ... پالنا اور ... ٹیکس ... رکھنا اور ... کو ... رکھنا لازمی ہوگا اور ... ٹیکس دینا ہوگا۔

ح - لیکن ... سلامت ... پرورش کو ... مصلحت پر منحصر ہوگی۔

پ - ... اس مصلحت پر ... صاحب ... کو ... کہتے ہیں اور بعض اور ... ہندوستانیوں سے اچھا ...

ح - [illegible]

... ہوگی تو گوشت اور ... گران ہوجائیگا۔

پ - ... سوال ... سے متعلق ہے جو عورتوں کے پردہ کے ساتھ عنقریب ختم ہوجائیگا ہندوستان سے پردہ اُٹھتے ہی ... لیکر ممبروں کی اکثریت تک ... میں خود ... ڈھونڈھتی پھرینگی اور ... ہر ... عورت پر ... جیسا کہ آپ کو ... اُن باتوں پر غور کرنے کے بعد آپ بتائیں کہ پھر ہندوستان میں کس چیز کی گرانی کا اثر کیا پڑیگا؟

ح - تو پھر عورتیں سستی ہو جائینگی۔

پ - ہاں اس حساب سے سستی ہونگی کہ وہ اپنے مردوں کی پروا نہ کریں لیکن اس حساب سے بہت سستی ہونگی جس حساب سے بہ نسبت ... گھروں پر ... بناتے ہیں وہ ... سستی ... جو ... بازار میں ... اپنی دکانوں کے اندر بناتے ہیں۔ کیونکہ اوسوقت عورتوں کی حیثیت اوس مٹھائی کی ہے جو گھر پر تیار کرائی جائے اور جس میں سو جھگڑے ہیں اور اوسوقت وہ حیثیت ہوگی جو اسوقت بازار کی مٹھائی پر صادق آتی ہے۔ غرض مرد ہو یا عورت یہہ شعر دونوں کی زبان پر ہوگا ؎

تم ہو ہرجائی تو اپنا بھی یہی طور سہی
تم نہیں اور سہی اور نہیں اور سہی

ح - یہہ تو میں بھی اکثر سوچا کرتا ہوں کہ پردہ اُٹھ جانے کے بعد ... مرد اور ... عورت میں ... ہوگا۔

پ - یہہ سوال ہی مہمل ہے کیونکہ پردہ اٹھ جانیکے بعد مناسبت ہی ... نہیں ہوگی اور جس طرح انگریزی ناچ گھروں میں ... زوجیت ایک عورت دوسرے مرد کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیکر ناچ سکتی ہے اسی طرح یہاں بھی جو جسکو پسند کریگا اور جسوقت تک پسند کریگا وہ اوسکا ہو جائیگا۔

ح - یہہ تو ٹھیک بات ہے لیکن ساتھ ہی ... کی ... بہت ... ہوگا اور مرد مصیبت میں پھنس جائینگے۔

پ - مصیبت کیسی؟ ... اس ہاتھ دے اوس ہاتھ لے پر عمل ہوگا۔ فرض کر لیجئے کہ زید کی جورو اس بنا پر کہ وہ بکر کی جورو سے ... ہے ... نالش کریگی تو ادھر بھی زید بکر کی جورو سے بکر پر نالش کرا دیگا اور جو اوسے دینا پڑیگا اوسکی سبیل ادھر سے ہو جائیگی البتہ یہہ ہوگا کہ جس طرح اسوقت ملازمت کی تلاش مشکل ہے اوسوقت اصلی باپ کی تلاش مشکل ہو جائیگی۔

ح - درست ہے اچھا اب یہہ تو فرمایئے کہ ... رشوت کے متعلق بھی جناب نے کچھ سوچا ہے؟

پ - مالی رشوت کے متعلق سوال ہے؟

ح - کیا مالی رشوت کے سوا اور بھی کوئی رشوت ہوتی ہے؟

پ - اور کیا نہیں مالی رشوت تو ایک معمولی رشوت ہوتی ہے بڑی بڑی رشوتیں اس کے علاوہ ہیں مثلاً وہ عام رشوت جو چپراسی کی چپراس - اردلی کے تمغے - سائیس کی وردی - اپنے عہدے کی عزت اور جھنڈا داری کے استعمال سے وصول ہوتی ہے - اور جسکی ضرورت ہوتی ہے گھاس سے لیکر ... اور سونا تک خریدنے میں جو کام ... دیتی ہے ... لیکر ستار تک سے کام لیتے ہیں - جو آسانیاں پیدا کرتی ہے ... کی چوکی سے لیکر ریلوے اسٹیشن پولیس اسٹیشن اور ... کے بنگلوں تک - جو ساتھ دیتی ہے بڑے بڑے جلسوں بڑی بڑی دعوتوں سے لیکر دربار کی شرکت میں ... کیا ہمارے اعزازی کارکن ہوتے ہیں اور خواہ مخواہ کا دردسر خرید لیتے ہیں جس سے بیٹھے بٹھائے ذمہ دار بن جاتے ہیں - بہرحال یہہ ایک نازک مسئلہ ہے اور اسکے متعلق ابتک اصول اختیارات متعلقہ میں ... پوشیدہ رکھنا چاہتا ہوں۔

ح - ... صاحب ... فرمایئے کہ ... سود

اودھ ... کے ... مطبع ... مسٹر ... حسین ... نے ... چھاپا اور ... لکھنؤ

کی غیر محدود دستوں کو دور کرنے کے لئے آپ نے کیا رائے قائم کی ہے۔

پ۔ صرف یہہ کہ زر اصل اور سود مطابق شرح بنک سرکاری کے قابل قرضے میں آئی ہوئی جایداد کے علاوہ جتنی جایداد مہاجنوں کے قبضے میں ہو اوس پر پچاسی فیصدی مالگزاری وصول کیجائے اور شرح سود مذکورۂ اول کے مطابق بھی صرف بارہ سال کا سود مہاجن کا وہ حق ہوگا جس کے معاوضے کی حیثیت پچاسی فیصدی کی مالگزاری سے باہر ہوگی۔

ح۔ مگر پچاس فیصدی مالگزاری والی حیثیت پر بھی پندرہ فیصدی کا منافعہ تو مہاجن کو ملیگا اوسکو یہہ بھی بچیگا۔

پ۔ جی نہیں ۵ فیصدی سے زیادہ تحصیل وصول کے انتظام اور نالشوں میں خرچ ہوں گے اس حساب سے ۱۰ فیصدی کا منافعہ نہیں دس پندرہ کا نقصان گھر سے پورا کرنا پڑیگا۔

ح۔ مگر قصور معاف ہو یہہ تجویز بھی دل میں رہنے کے قابل ہے ورنہ آپ کے حصول اختیارات میں ان لوگوں کی بااثر جماعت خواہ مخواہ آپ سے اختلاف کرے گی۔

پ۔ استغفراللہ حصول اختیارات میں سرکاری خیرخواہی کی بارش ایسے شگونوں سے رکتی ہے۔ سرکاری خیرخواہ کی طرفداری سرکاری دیوتاؤں پر فرض ہو جاتی ہے جن کا مقابلہ مہاجن کیا اور کوئی بھی نہیں کرسکتا۔

ح۔ بیشک بیشک اب میری سمجھ میں آگیا!

باقی آیندہ

راقم۔ کلے رستم از جاپون

اپنی اپنی سمجھ

ایک بد مزاج انسپکٹر صاحب اسکول کا معائنہ فرما رہے تھے ناگاہ پہلو کے کمرے سے ہڑ بونگے کی صدا آئی۔ انسپکٹر صاحب لپک کے اوس کمرے سے دوسرے کمرے میں پہونچے اور دیکھا تو ایک لڑکے کو جو سب لڑکوں میں بڑا نظر آیا پکڑ لائے۔ کرسی پر بٹھا دیا اور کہا "بدمعاش صاحبزادے یہاں بیٹھئے۔ خبردار جو زبان ہلائی۔ شرم نہیں آتی تو مرے جاتے پھر بھی لڑکوں کے ساتھ غل مچاتے ہیں"

تھوڑی دیر کے بعد ایک چھوٹا لڑکا آیا اور اوس نے گرفتار شدہ صاحبزادے سے کہا "ماسٹر صاحب! آج مجھے چھٹی دے دیجئے" بچن

غزل

(از خامہ جناب منشی سید مقبول حسین صاحب غریب لکھنوی)

بے خبر سو گئے جو عاشق مفت الزام آگیا
ساتھ خراٹوں کے لب پر آپکا نام آگیا

قوت نظارہ سمجھیں یا اسے تمکین حسن
چھٹ پڑا چھجا جہاں وہ بت لب بام آگیا

کیوں نہ لیکوں بھری زلفوں میں مرغ دل اسیر
چاہیے کیا اور دانہ آگیا۔ دام آگیا

آنکھ کھولے بزم میں تھا ساقی گردن بلند
بادہ کش کہتے صراحی آگئی جام آگیا

بلبل سب مکڑی کے جالے میں الجھ کر رہ گئے
دام صیاد جفا جو خود تہ دام آگیا

کافر عشق بتان کا دیکھیے کیا حشر ہو
جب پکارا رام کو "آرام" آرام آگیا

گدگداتا ہے ہر اک پہلو کو اٹھ کر بار بار
دگدگی کرنے لگا جب درد آ کر رام آگیا

حسن کی تجھالہ ریزی نے دکھایا یہہ اثر
شمع رو کا موسئہ دم جذبات دشنام آگیا

مہر عالمتاب جسکا آسمان پر تھا دماغ
قبضۂ ذرات میں رعشہ بر اندام آگیا

نرگس مخمور لیلے قیس پر تھی طعنہ زن
وہ غمستان جنون کا بادہ آشام آگیا

کتنا تھا صیاد یہہ دانتوں میں کر کرکے خلال
ایک اک تنکا نشیمن کا مرے کام آگیا

رات بھر عشاق اوڑھے خواب میں تھکے رہے
دل کا پیکا درزی جو زلفوں پہ سرشام آگیا

جب سے کالر کا ہوا قبضہ گریبان پر ظریف
ساتھ ہی بند قبا کی جا پہ بوتام آگیا

تہذیب عریان

سچ تو یہہ ہے کہ وہ لوگ جھک مارتے ہیں جو برہنگی کو خلاف تہذیب سمجھتے ہیں۔ جب تک انسان احساس عریانی نہ تھا اوس وقت تک وہ فردوس میں داخل تھا برے خیالات نے دل میں خلل کیا تو اوسنے لنگوٹی باندھی لیکن یہہ ستر خود علامت ہے بدخیالی کی اس مہذب زمانے میں علامات وحشت کا وجود باعث ننگ بھی ہے اور لاغری بھی۔

ایک نوجوان صاحبزادے کی شادی ہوئی۔ صاحبزادے تھے البیلے ناواقف۔ دلہن کی شان برہنگی تھا انھوں نے پڑھا تھا انکے بزرگوں نے۔ نئی چیز جو دیکھی تو بے اعتدالی پر کمر باندھی صرف بیجائی بدولت شیشۂ عمر جوانی جلد ہی خالی ہوگیا چند روز میں انگلی پر اوڑانے کے قابل ہوگئے۔ والد محترم نے یہہ حال دیکھ کے انکی خالہ کے یہاں گاؤں پر بھیجدیا کہ کچھ دنوں تازہ ہوا کھائیں اور اتصال روح فرسا کی لاغری آموز کارروائی سے چھٹکارا ملے۔ مہینے دو مہینے خالہ کے دامن شفقت کی ہوا۔ گھی دودھ کی افراط۔ کھلے میدان کی فضا۔ اطمینان کی نیند جو پائی تو چہرے پر پانی بھر گیا۔ رنگ بدلا۔ جان میں جان آئی۔ گھر بیٹھے اور دل میں سمجھنے لگے کہ خالہ اماں کے یہاں رہنا کمزوری وناتوانی کا علاج ہے۔ اب سنیئے کہ گھر میں ایک بندر کا جوڑا پلا ہوا تھا اور کمبخت کو قید وبند میں بھی سوائے بچے بنانے والی کارروائی کے اور کوئی شغل نہ تھا۔ مادہ تو خیر مگر نر صاحب بالکل ہڈیوں کا ڈھانچ ہوگئے تھے اور چیک پیاؤ اوچھل کود کی طاقت نہ رہی تھی مادہ اگر کبھی خوش فعلی اور دل لگی پر آمادہ بھی ہوتی تو یہہ تیوں کرکے کھیسے نکال دیتے یہہ بیکسی صاحبزادے نے جو دیکھی تو پرانا مجرب نسخہ یاد آگیا والد محترم سے کہنے لگے کہ ابا اسے بھی خالہ اماں کے یہاں بھیجدو۔ راوی کہتا ہے کہ اگر پہلے ہی سے خوش غلافی کی عادت

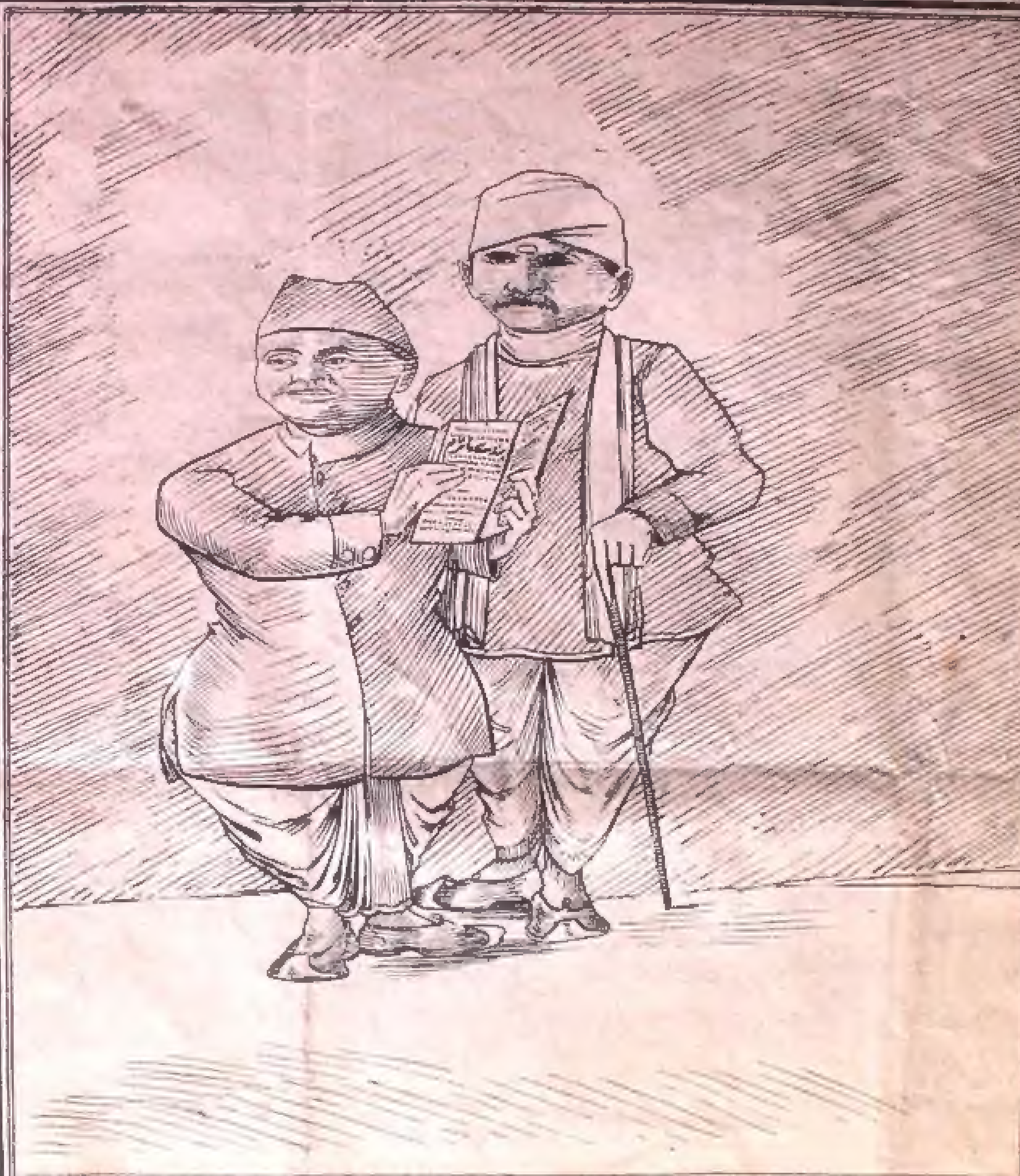
انسانوں کو بھی اور لنگوٹی پاجامے گھٹنے کے قید خانے سے بہرا عضا آزاد رہتے تو ایسا ندیدہ پن ہرگز نہ ہوتا۔ ہوکا جب ہی ہوتا ہے جب کچھ نا میسر ہو۔ انکشاف کی خواہش چھپی ہوئی چیز کو دیکھ کے بھڑکتی ہے حسن زیر نقاب کے دیکھنے کا شوق حسن بے پردہ سے زیادہ ہوتا ہے حرص بڑھنے کی جڑ ہے ممانعت۔ تاک جھانک کی علت ہے اوٹ اور پردہ۔ اگر لمبد اقبال صاحبزادے ننگوں میں پرورش پاتے تو انھیں خانہ آماں کے دار الشفا میں بھیجنے کی ضرورت نہ ہوتی یہی فلسفہ ہے جو آجکل یورپ میں ترقی کر رہا ہے چنانچہ "لندن ڈیلی میل" ۱۲ اگست ۱۹۳۶ء میں ایک نوٹ بعنوان "ننگ دھڑنگ" شایع ہوا ہے۔ لکھنے والا لکھتا ہے کہ اگر کوئی سیاح شہر برلن کے مضافات میں ہفتے یا اتوار کے دن تفریح کے لئے جائے تو ایسا تماشا دیکھے کہ شاید آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں۔ جوان جوان ننگ دھڑنگ عورتوں مردوں لڑکوں لڑکیوں کا گروہ بلباس فطری جھیلوں میں آتا اور چھلانگ لگاتا جو تیرنا فراٹے بھرتا دکھائی دیگا۔ غوق کے غول اور غٹ کے غٹ بحالت برہنگی کھیلتے فراٹے بھرتے نظر آئینگے جن کی عفت وعصمت وخلوص میں کسی بدگمانی کی گنجائش نہیں یا ننھی کہ اس برہنگی کی بنیاد سرتاسر عصمت پر قائم نہیں ہے ان کا اعتقاد ہے کہ بنی نوع انسان کے واسطے لباس کی قید وبند میں رہنا جمہوریت کے منافی اور فطرت کے خلاف ہے اگر ایک حمام میں سب ننگے ہوں تو شرم وغیرت کو اوس میں دخل ہونے کا حق ہی کیا ہے۔ برہنگی بجھوتی اور تندرستی بڑھانے کا ذریعہ ہے۔ یہ اخلاق کی مصلح ہے۔ یہ لوگ ایسے ہیجڑوں سے بیزار ہیں کہ جو کوئی لباس کا پابند ہے انکے گروہ میں شامل نہیں ہو سکتا۔

انکی باقاعدہ انجمنیں ہیں۔ پمفلٹ اور ماہوار رسالے نکلتے ہیں انکی تعداد ہزاروں تک پہونچ گئی ہے۔ عریان گاہ کے گرد وپیش ایک کٹہرا ہے۔ بیرونی شخص کو سرحد عریانی عبور کرنے کی اوسوقت تک اجازت نہیں ہوتی جب تک وہ حلف نامے پر باقاعدہ دستخط کر کے ممبر نہ بن جائیں۔ مگر جو بے نام و ننگ ملبوس پناہ براہ خشکی اس بازار عریانی کے نظارے سے آنکھیں سینک نہیں سکتے وہ کشتیوں پر بیٹھ کے جھیل میں اترتے اور دور بینوں سے خلوت صحیحہ کا لطف اوٹھاتے ہیں۔ پولیس کی بھی اتنی مجال نہیں کہ جب تک یہاں کا مست باہر قدم برہنگی نہ نکلے اوسوقت تک کوئی بازپرس یا مزاحمت کر سکے۔ مگر ایسا اتفاق کبھی نہیں ہوتا۔ مقام کونگیش دیشر ہوس کی جولانگاہ عریانی ایک نو آبادی ہے جس میں گورے مہذب بجائے جنشیوں کی برہنہ زندگی کی نقل اوتارتے ہیں۔ خیر یہ سب کچھ تو ہے مگر ہمیں ابھی سے چند باتوں کی فکر گھلائے دیتی ہے۔ ایک تو یہ کہ جب اس انجمن کے ممبروں کی تعداد اتنی بڑھ جائیگی کہ یورپ میں کوئی فرد ایسا نہ ملیگا جو اس انجمن کا ممبر نہو تو ضرور حد بندی اور احاطہ کی قید بھی اوسی طرح مرتفع ہو جائیگی جس طرح شرمگاہوں سے لنگوٹی اور میانی کا پردہ۔ پھر یہ مانچسٹر کے کارخانے محض ایشیا کے گلے کا ہار ہونگے تمام تجارتی مال ایشیائی نا ہندیوں کے سر منڈھا جائیگا جو لنگوٹی کو تمام ضروریات زندگی پر مقدم سمجھتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ لباس کی ایجاد کا الزام بھی ایشیا کے سر ہے کیا معنی کہ حضرت جمشید شاہ ایران اس بدعت کے بانی ہیں یورپ ستر پوشی میں ایشیا کا مقلد ہے۔ بس کالانے پر برٹش قانون ایک قوی دلیل ہے۔ دوسرے یہ کہ یورپ کے گورے آجکل ایشیا کے اتالیق ہیں جب سے انھوں نے یہاں قدم رکھا اوسوقت سے لباس کا انداز بدل گیا اور روز بروز بدلتا جاتا ہے اگر یہاں کے تعلیم یافتہ گروہ نے داڑھی مونچھوں کی طرح جانگھیا تا پتلون بھی بہ تقلید یورپ اوتار پھینکا تو مہاتما گاندھی کے چرخے کی مال ٹوٹ جائیگی۔ اور اس طرح سوراجیہ کی مشین معطل نظر آئیگی حقیقت پر فدا ہونے والے لیڈروں میں جیسے دیکھئے کانا آگے تک نہ پیچھے پتا "سید برہنہ کے نتادے کا قائل ہوا" ہندوستان ایک معتدل ملک ہے یہاں کی گرمی بھی برداشت کے قابل ہے اور سردی بھی یہاں تک برداشت کی قوت ہمیشہ برہنہ رہنے کی وجہ سے بڑھ جائیگی۔ لہذا یہ امید بھی بیکار ہے کہ سردی ستائیگی تو گدڑی یاد آئیگی۔ تیسرے پنکھ بیان کی عورتیں کہتی ہیں "ایک تو آدمی سو نور کپڑا" زینت کی فلاسفی صرف عورتیں جانتی ہیں پس وہ گروہ جو بے نوری کا عیب کپڑوں میں چھپاتا تھا کیا کریگا۔

بہر حال ہمیں اس منظر کا انتظار ہے جب کہ بازار میں خاک اڑتی نظر آئیگی۔ روٹی کپڑے کی ناشروں میں صرف روٹی کا سوال ہوگا۔ ننگے دیکھتے دیکھتے طبیعت سیر ہو جائیگی۔ دل غنی ہو جائیگا اور ایذاے شرم کا مرض دنیا سے ناپید۔ حکومت ہند جو ہر شے فحش نویسی پر اخباری کا ہندوں کی لنگوٹی ضبط کرتی ہے وہ بیٹھیگی۔ کارٹونوں میں لباسوں کی تفریق پر ایڈیٹروں کو دماغ سوزی نہ کرنی پڑیگی۔ کسی مرد سے یہ پوچھنے کی حاجت نہ رہیگی کہ تم ہندو ہو یا مسلمان۔ بس نظر اٹھائی اور معلوم ہو گیا کہ مسلمان ہے یا ہندو۔ عموماً پولیس والے جب زنا بالجبر کے جرم میں کسی گنوار کو پکڑتے ہیں تو گواہوں سے گواہی دلواتے ہیں کہ "صاحب ہم ہمارو (عورت) کے اوپر ننگے دوڑے گئے مہریا (عورت) رو روت ہے اور یہ (یہ ملزم) دھوتی کی لانگ (پیچھا کونا) گھرست آوت رہے" پہلے اتنا ہی ثبوت کافی سمجھا جاتا تھا اب یہ ثبوت بھی ندارد۔ نہ دھوتی کا ذکر نہ لنگے کا تذکرہ۔ دفتر پاگا و خورد۔ بلوغ و عدم بلوغ کی جانچ میں ڈاکٹری شہادت فضول عیاں راچہ بیان۔ بڈروم میں ننگی تصویریں فیشن ایبل حضرات شاید اس خیال سے لٹکاتے تھے کہ "ذکر العیش نصف العیش" رات کو خواب میں چڑیلوں کی جگہ یہ حسن عریاں اپنا جلوہ دکھائیگا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ انکی برہنگی خواب آور جلوہ دایہ کے عوض

"آ جا ری نیند یا تو آنکھوں نہ جا میرے میاں کی
آنکھوں میں گھل مل جا"

کی لوری دے کے سلا دیتی ہو۔ بہرکیف یہ



چوڑان میں پُراسرار ترقی

ل "یہ شاعروں کا کھیل ہے ڈیڑھ بندی نہیں زبان تو ختم ہوئی اب ہم چلکے گی تنگ"

ب "دھرم ادھرم!! ات سندر لکھڑا! گوبچا کا اچھا"

سامان "ہیجان خاموش" (زبان انشاے لطیف) بھی معطل سے

نقش کا خوگر ہوا انسان تو مٹ جاتا ہے نقش

راقم ۔ خاکسار ادیب التہذیب

اشک شوئی کے اور کوئی چارہ کار ہمارے پاس نہیں ہے ۔ اور نہیں اطمینان رکھنا چاہیے کہ رونا بہادروں کی سیرت ہے ۔ رونا صاحبان حیا کی خصلت ہے ۔ سنگدل وحشی خونخوار کی آنکھوں میں سیل نہیں ہوتی ہمیشہ ... اور دوسروں کی مصیبت یا اپنی مجبوری پر ضرور آبدیدہ ہو جاتا ہے ۔ برعکس اسکے بے حیا جوتے کھانے پر بھی نہیں روتا

باقرار خود ابن سعود کے سامنے روئے یا نہیں ؟ آپ کے لئے اسی قدر کافی ہے ۔ آپ ضرور روئیے ۔ کوئی کیا کہتا ہے تو بکا کرے جو کوئی جاہل وحشیانہ تہور اور شجاعت و بسالت اہل دل میں فرق نہ کر سکے اور سے آپ ایک میراسی سمجھئے جسکی روٹیاں مرگ و غم مرگ سے تعلق نہیں رکھتیں جسکا پیٹ شادیوں کی محفل میں "سہرا ہمیشہ دلبر سوجان مبارک باشد" گانے سے بھرتا ہے ۔ اسکی معاش اسی پر ہے ۔ وہ ضرور واقعات حزن و گریہ سے جلتا اور خدا کے انتظامات پر اعتراض کرتا ہے ۔

"دے دیکھئے پھر غمی ہوگئی اور شادی سال بھر پر گئی ۔ سائی واپس دینی پڑی ۔ اب کہئے کس کے گھر سے کھائیں "

اے حضرت وہ تو ہیں قبور امہات مومنین و آل و اصحاب نبی کا کیوں پرسا دیں ۔ ابن سعود کے دروازے پر بند صنوار باندھ کے مبارکباد کیوں نہ گائیں ۔

بڑی دھوم گجر سے آیا ری بنا ۔
قبوں کو گرا کر آیا ری بنا ۔
طائف کو جلا کر آیا ری بنا ۔
اپنی آنکھ پھوڑا کر آیا ری بنا ۔

مولانا پنچ کی نوٹ بک

"سبد گل"

مولوی سید اولاد حسین صاحب شاعر لکھنوی کی غزل تاریخی اور قومی نظموں کا مجموعہ خوبصورت تقطیع پر چھپا ہوا ہمارے سامنے ہے ۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ شاعری کی اس صنف میں بھی لکھنؤ کا سلیقۂ سخن آرائی کچھ نہ کچھ کام کر رہا ہے اور شکر کے قابل یہ بات ہے کہ اس سبد گل میں جو ہی کے نازک پھولوں کے ساتھ کبھی کے پھول نہیں ہیں یعنے لطافت سخن غلیظ و ثقیل لغات کی آمیزش سے پاک ہے نہ شربتی میں ٹاٹ کا پیوند ہے نہ فولادی چادر پر ریشمی بکھیں ۔

یہ مجموعہ سید ابن الحسین بازار ملاظریف رامپور (ریاست) سے ایک روپیہ قیمت پر مل سکتا ہے



آثار قدیمہ کا تماشا

مسٹر نہرو "ہوا نکو تمہارے جوتے پجاریوں نے توڑا"

زبان حال "ہاں بڑے میاں ٹوٹ پھوٹ کا ساتھ ازل سے ہے"

خندہ بر گریہ

ہمارے ایک دوست بعض مفسد اخبار نویسوں کی اس روش پر ناراض ہیں کہ وہ اون کے گریہ برمحل پر قہقہے لگاتے جوتڑ پیٹتے بغلیں بجاتے اور طعنہ زنی کرتے ہیں کہ "شیشے بھانا عورتوں کا کام ہے قابل گریہ بدنصیب مرحوم کیکن خوش قسمت بہادر بھی کہیں روتے ہیں" ہم اونکا مضمون ضرور شائع کر دیتے اگر وہ مذہبی حیثیت نہ رکھتا مگر اب سوا خاک جھاڑ کے اوٹھ کھڑا ہوتا ہے ۔ نطاطت و غلظ قلب بہادر کی شان کے منافی ہے ۔ تاریخ شجاعان زمانہ اسکی شاہد سیرت انبیا اسکی گواہ ۔ اخلاق اہل صلاح و تقوےٰ اسکے حامی ہیں ۔ فطرت انسانی اسکی مؤید ہے ۔

دیکھئے ہمارے دوست مسٹر محمد علی بہت کہتے تھے کہ میں نہیں روتا ۔ مجھے رونے کی عادت نہیں آخر

بڑی دھوم گجر سے ...... قبروں کو کھودتا آیا ری بنا ۔ مسجد کو ڈھاتا آیا ری بنا ۔ فوجوں کو ہنکاتا آیا ری بنا ۔ سب لوگ کہیں بھنگی ....

... بڑی دھوم گجر سے آیا ری بنا ۔

اس عہد تہذیب و شائستگی میں بد افعالی و بیحیائی کی حمایت ہی ترقی کا زینہ ہے اگر آپ خود صاحب دل و درد ہیں تو اس پر بھی دو آنسو گرا دیجئے ۔

مولوی شاہ حامد حسین صاحب نشین مخدوم ... جونپوری

اور خاموش رہیئے۔

ان تمام کاروائیون کا منشا یہ ہے کہ کسی طرح ہندی مٹنی کھلے۔ دو فرقے ایک ایسی بات پر بھی متفق نہ ہونے پائین جس پر متحد ہونا اسلام کے دائرے سے خارج کرنے والا ہے۔ بھیا صبر کرو اور کیا کہین ہوشیار باش، حریف چالاک ہے۔

ہاتھ سر پہ دھر کے اک دن روئین گے
وہ جو ہنستے ہین ہماری بات پر

سرقہ فصاحت و برکت

گزشتہ ہفتے مین دو چیزین اور نایاب چیزین چورون کے ہتھے لگین۔

(۱) مولوی محمد حسین صاحب نازش بدایونی مشہور جرنلسٹ کا مجموعہ کلام کچھ نقد وجنس کے ساتھ۔ آپ آرکے ٹرین مین جمبو پر سفر کر رہے تھے۔

(۲) مولانا عبد القدیر صاحب بدایونی کے وظائف و اوراد کا مجموعہ۔ آپ کا پور سے تشریف لارہے تھے چورون کو خدا معلوم ہمارے ان دو بدایونی دوستون سے کیون کی دشمنی تھی۔ بہرحال یہ کوئی معمولی چوری نہین ہے ریلوے پولیس کو سرگرمی سے اس مقدمہ کی تلاش وجستجو کرنی چاہئے ورنہ ایک کے ہاتھ مین قلم ہے اور دوسرے کی دعا مین اثر ہے کلیات کی چوری فطری طباعی کو ضرر نہین پہونچا سکتی وظائف و اوراد کا سرقہ اثر کا سرقہ نہین ہے۔ ادھر سے قلم جوہر تر چلیگا اور ادھر سے زبان اثر ترامان اپنے جوہر دکھائیگی۔ یہ دوہری باڑھ کی آپ ہوی تلوار ہے۔ تو بہ بھلا وہ گی۔

کان کن اور جان کن

جولائی مین جو قانون پارلیمنٹ انگلستان نے سرمایہ دارون کی خاطر سے پاس کردیا تھا کہ مزدورون پر روزانہ ۸ گھنٹے کام کرنا لازم ہے وہ رنگ لایا۔ مزدورون نے پھر اسٹرائک کی ٹھیکی پہ باندھ رکھ لی۔ ادھر دیکھو ہرتال ادھر دیکھو ہرتال جنگل میں ہرتال۔ ترتی مین ہرتال۔ کان کن معطل۔ ملاحون اور دھنگڑون مین گل بیچلول تجارت کی خیر یامین ایک بال نہین۔

کوئلے کی منڈی مین کالک ہی کالک۔ پانچ پونڈ فی ٹن (۲۸ من) کوئلے کا بھاؤ ہے۔ بھلا آگ کے مول کوئلا کون لے۔ انجنون اور کارخانون کا دوزخ کیونکر بھرے۔ ہمارے بالڈون صاحب ہیکڑ خالی جتا تو رہے ہین مگر چلیگی ایک نہین۔ کیا سعی کرے۔

سوزدل کی عدو کو تاب نہین
جھوٹے کولون کی آگ کیا ٹھہرے

رہ رہ کے چمکنا اس امر کی دلیل ہے کہ ایک دن تو رسرد ہو جائیگا اور مانی پڑیگی مکانیون کی ڈیلیگیٹ کانفرنس نے حکومت کی تجویزون پر انکاری گردن جو ہلائی ہے تو کچھ سمجھ ہی کے ہلائی ہے۔ حکومت خود سرمایہ دار ہونے کی وجہ سے ایک فریق مقابل کی حیثیت رکھتی ہے اور پھر ایک سرمایہ دار کی بیرو افشی مزدورون کے ہاتھ پاؤن کا صدقہ ہے۔ مسٹر بالڈون فرماتے ہین کہ اگر تجویزین مسترد کردی گئین تو غلط سمجھے ہین کہ بہت خوب بجے آپ کی بات مان لی یعنی تجویزین مسترد کردین اب فرمائیے! اچھے اور بکائی کا یہ سال ہے۔ کو ہندوستان کو کریجے!

توحید العبادات

خدا بخشے ڈاکٹر رائی کو جنھون نے دنیا بھر کی بیماریون کی ایک ہی جڑ نکالی اور صورتی اختلاف کو عقل کا پھیر بتایا پھر ایک ہی طرز علاج بتلیا جس سے تمام آفتین رفع کردین اب کوئی وجہ نہین کہ مذہب کی مختلف بیماریان ایک ہی تدبیر سے دفع ہون چنانچہ جو الاہرام دہ۔ اکتوبر معلوم ہوا ہے کہ آئندہ حضرت ابن سعود کے حکم سے مساجد مین تفریق ہوگی نہ اماموں مین سرکار کی طرف سے ہر مسجد مین امام معین ہوگا اور وہ اپنے طریق پر نماز پڑھنا سکھائیگا " احسا رقطیف کے شیعون پر اس طرز علاج کا امتحان ہو رہا ہے۔ خدا کرے ہندوستان مین بھی کوئی ڈاکٹر سعود پرشاد

پیدا ہو جائین جو بابے اور سمجھ کی بیماری کو اسی طرح دفعیہ کر دین۔

المختصرات

ایک شخص کے یہان چوری ہوئی دوست آشنا حال پرسی کو آئے ان مین ایک مسلم لین بھی تھے انھون نے کئی بار دیکھ پہچان لیا یہ کام کسی چور کا ہے۔ اسی طرح ایک انگریزن بھی روحانی امراض کے جانچنے مین کمال رکھتی ہے اس نے انسان کی ناخوشی کا اصلی سبب دریافت کرلیا ہے وہ کہتی ہے کہ محبت۔ دولت۔ طاقت۔ صحت۔ خوبصورتی یہ پانچ چیزین جب جاتی رہتی ہین تو انسان رنجیدہ نظر آتا ہے۔ بھئی دور کی کوڑی لائی۔ وہ بے وقوف عقلمند اخبار نویس بھی قابل ستائش ہین جنھون نے اسکی ساری بکواس کئی صفحون پر درج کی ہے لاحول ولا قوة۔

لیڈر بازی کے نتائج یہ ہونگے کہ ایک بھی قومی کانگریس غالباً کسی پروگرام بنانے پر قادر نہوگی اور پروگرام بن بھی جائے تو عمل نہو سکیگا۔ لہذا مرحبون پر تاؤ دینے کا تماشا لیڈر مکیون کا سوانگ تقریربازی کی مطراق پر جلسے ختم ہو جائینگے اصلاحی قانون بھی عجیب چیز عدم بھی نفاق انگیز وجود بھی شرریز۔ واہ صاحب جلوہ داد تمھاری ہے تمھاری چالون کی ہے۔

شاہ افغانستان بھی عجب دل لگی باز آدمی ہین آپکے ایک معزز فوجی جرنیل صاحب مدت سے پرائی چوری پر تہ بیٹھے تھے خفیہ تحقیق و تفتیش ہوتی رہی الزام سچا ٹھہرا تو حضرت سے شاہ نے فرمایا کہ آپ معزز آدمی ہین اپنے لئے خود ہی سزا تجویز کیجئے۔ جرنیل صاحب نے فرمایا۔ پھیر دو۔ نکالو۔ روپیہ لو۔ قید کرو مگر شامت کی جھونک کسی طرح نہ اوتری۔ شاہ نے یہ کہکے آپ کا آپریشن کرادیا کہ حرامی بچون کی "بی بازن بی باون" کی ضرورت افغانستان کو نہین ہے۔ نہ انڈے رہینگے نہ بچے ہون۔ اللہ کرے یہی قانون عالم پسند ہو جائے

مایوس نہ ہو

اگرچہ اشتہاری ادویہ نے لوگوں کو بدظن کردیا ہے مگر ہم آپ کو موقع دیتے ہیں کہ طلائے عجیب بطور نمونہ صرف ۵ یوم کے بے قیمتی پندرہ آنہ علاوہ محصول کے طلب فرمائیں کچھ عرصہ میں یہ حیرت انگیز طلا بلا آبلہ ڈالے ...... مخصوص کو قوی اور دراز کرکے ختم کی لاغری سستی کوتاہی نیز .... کے منحوس اثرات کو دور کرکے دوبارہ شباب کا لطف پیدا کر دے تو بقیہ ۱۶ یوم کے لیے طلا صرف دو روپیہ آٹھ آنہ میں طلب فرمائیں ۱۶ یوم تک پرہیز کریں خواہ فعل و انجو بھی کریں پوری شیشی کے ہمراہ جوب مقوی بے واقع حیران قیمتی بالکل مفت روانہ ہوگا پوری شیشی ۲۱ یوم سے محصول آٹھ آنہ میں زر خریدار ہوگا پوری شیشی کے خریدار سے بصورت عدم نفع واپسی قیمت اور دس ... کے اندر انزال ہونے کی صورت میں دوبارہ مفت بھیجنے کا وعدہ۔

منیجر دواخانہ عظمت العلاج لکھنؤ

سکھ سنچارک کمپنی متھرا کی تیار کردہ ادویات

گورنمنٹ سے رجسٹرڈ

سدھا سندھو — کف، کھانسی، ہیضہ، درد پیٹ، درد سر، دست، سنگرہنی، تفولائڈ اور چھاتی کے امراض کیلیے خوشذائقہ دوا ہے صرف پانی میں چند قطرے ڈال کر دینے سے فوراً جادو کا سا اثر کرتے ہیں قیمت ۱۲ ہر جگہ بکتا ہے۔

دور رنگ کیسری — پینے دار کو بلا جلن کے جڑ سے کھونے والی اونٹنی دوا قیمت ۱۴

بال سدھا — بچوں کی کمزوری کو دور کرکے بدن کو مضبوط فربہ اور پھرتیلا بنانے والی میٹھی دوا قیمت ۱۲ ڈاک خرچ علیحدہ لگے گا

اپنے شہر کے دوا فروشوں سے طلب کرو۔

سول ایجنٹ برائے دہلی و پنجاب {بال بہار آفس چاندنی چوک دہلی

سول ایجنٹ اندرچند اینڈ کو لکھنؤ

ہمارے یہاں کے سول ایجنٹ ایف مرزا اینڈ سنس چوک لکھنؤ

بہرام کی سرگذشت

حسین بہرام جیسے کا طرہ عجیب کسادہ ساتھ رسول خان انسپکٹر پولیس کی ... ... مشہور ترو سازی ... ... لکھنؤ کی ... ناول کو ... ... منیجر اردو بک ایجنسی لکھنؤ سے طلب فرمائیے

سیاحت ظریف

یعنی

منشی سید مقبول حسین صاحب ظریف لکھنوی

منظوم سفرنامہ عراق

مجموعہ عجیب نظم ہے جسے اور شاعری کی شاعرانہ استادی سے فائدہ اٹھانا ہے۔ قیمت فی جلد ۶/
ٹکٹ بھیجئے وی پی اور منی آرڈر مجتمعٹ ہے۔

المشتہر:- منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

نمونہ بازی

ایک بلا ہے جسے نمونہ بازی کہتے ہیں عموماً لوگ دیسے اپنے اور دوا نے ہمارے برباد کرتے اور پرچہ دیکھ کے خاموش ہو رہتے ہیں۔ یہ امر سمجھ رہنا ہے کہ پسند آنا تو دوسری بات ہے مضامین کچھ ہیں بھی یا نہیں ہر پرچہ میں نئے مضامین ہوتے ہیں یہ ممکن ہے کہ یہ پرچہ آپ کے مذاق کے موافق ہو لہذا بہتر یہی ہے کہ ایک ششماہی کے خریدار بن جائیے اور حضرت اودھ پنچ کے علمی فیوض سے محض ایک نمبر دیکھ کے محروم نہ رہیے۔

آئندہ نمونہ بھیجا نہ جائے گا قیمت ششماہی تین روپیہ بذریعہ منی آرڈر روانہ کیجیے۔ وی پی نہ منگائیے بشرط پسند ۲ ہفتے کے اندر بقیہ عطار بھیج دیجیے پر میعاد ششماہی کی توسیع سال بھر کیلیے کر دی جائیگی۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

LONDON لنڈن ڈائرکٹری DIRECTORY.

سالانہ شائع ہوتی ہے :- پانچ زبانوں میں مقامی اور غیر ملکی کارخانوں اور تاجروں کا ذکر ہوتا ہے لنڈن اور انگلستان کے دیگر شہروں اور سلطنت انگلشیہ، براعظم یورپ، افریقہ، امریکہ، ایشیا، آسٹریلیا وغیرہ کے مشہور حرفتی مرکزوں کے۔

کارخانوں اور سوداگروں :- سے براہ راست خط و کتابت اور معاملہ کا بہترین ذریعہ ہے۔ نام و پتہ مع دیگر تفصیلات کے تین ہزار سے زائد تجارتی عنوانات کے ماتحت دیئے گئے ہیں جن میں۔

باہر مال بھیجنے والے تاجر :- جہاز پر جانیوالے مال کی تفصیلی اور کالونیل اور بیرونجات کی بازاروں کی تشریح کے ساتھ۔

جہازوں کے راستے :- مع بندرگاہوں اور روانگی جہاز کے متعلق دیگر تفصیلات کی تشریح کے موجود ہے جو کارخانے اپنے تعلقات وسیع کرنے چاہتے ہیں یا۔

ایجنسیوں کے خواہشمند :- ہیں ان کا نام و پتہ ایک بنچ میں مناسب عنوان کے ماتحت صرف۔

ایک پونڈ دس شلنگ :- میں درج کر دیا جائیگا بڑے اشتہار کا نرخ ۶ پونڈ فی صفحہ ہے جو صاحب ورائے بحری تجارت سے دلچسپی رکھتے ہیں انکے لئے یہ ڈائرکٹری بہت ہی گرانقدر ہے اور اسکی ایک جلد صرف ۲ پونڈ نقد آرڈر کے ہمراہ موصول ہونے پر بذریعہ پارسل روانہ ہوگی۔

لنڈن ڈائرکٹری کمپنی لمیٹڈ نمبر ۲۵ ابچرچ لین لنڈن ای سی ۴ انگلینڈ